اَلحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

”مدنی حلقوں کے مدنی پھول“

(01): ”تعظیم سادات کے مدنی پھول“

☆سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم و توقیر میں سے یہ بھی ہے کہ وہ تمام چیزیں جو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت رکھتی ہیں ان کی تعظیم کی جائے۔(اَلشِّفا، الباب الثالث فی تعظیم امرہ، فصل ومن إعظامه...الخ، ص ۵۲، الجزء:۲)۔(سادات کرام کی عظمت، ص۸)☆تعظیم کے لیے نہ یقین دَرکار ہے اور نہ ہی کسی خاص سند کی حاجت لہٰذا جو لوگ سادات کہلاتے ہیں ان کی تعظیم کرنی چاہیے۔(سادات کرام کی عظمت ص۱۴)☆اگر کوئی بد مذہب سیِّد ہونے کا دعویٰ کرے اور اُس کی بدمذہبی حدِّ کفر تک پہنچ چکی ہو تو ہرگز اس کی تعظیم نہ کی جائے گی۔(سادات کرام کی عظمت، ص۱۷)☆جو واقع میں سیِّد نہ ہو اور جان بوجھ کر سید بنتا ہو وہ ملعون(لعنت کیا گیا) ہے، نہ اس کا فرض قبول ہو نہ نفل۔(سادات کرام کی عظمت، ص۱۶)☆سادات کی تعظیم حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم ہے۔(فتاویٰ رضویہ، ۲۲/۴۲۳ ماخوذا)۔(سادات کرام کی عظمت، ص۸)☆استاد بھی سیِّد کو مارنے سے پرہیز کرے۔(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص۲۸۴)☆ساداتِ کرام کو ایسے کام پر ملازم رکھا جاسکتا ہے جس میں ذِلَّت نہ پائی جاتی ہو البتہ ذِلَّت والے کاموں میں انہیں ملازم رکھنا جائز نہیں۔(سادات کرام کی عظمت، ص۱۲)☆سیِّد کی بطورِ سیِّد یعنی وہ سیِّد ہے اِس لئے توہین کرنا کُفر ہے۔(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص۲۷۶)

(17-05-2018 ہفتہ وار اجتماع–بیرون ملک)

---

(02): ”مُطالَعہ کرنے کے مَدَنی پھول“

☆مُطالَعہ کرنے سے عقل میں اضافہ ہوتا ہے۔(مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟، ص۱۹)☆مُطالَعہ انسان کی دینی و دنیاوی

www.farzuloom.net

دونوں ترقیوں کا سبب بنتا ہے۔(مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے ؟، ص۱۹)☆مُطالَعہ طبیعت میں چُستی، نگاہوں میں تیزی اور ذہن ودماغ کو تازگی عطا کرتا ہے۔(مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے ؟، ص۱۹ ملخصًا)☆ایسی کتب، رسائل اور اخبارات سے ہمیشہ دور رہیے جو ایمان کے لئے زہرِ قاتل، حیا ختم کرنے اور اخلاق تباہ کرنے ہوں۔(مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے ؟، ص ۲۹)☆اپنے بزرگوں کے حالات جاننے اور ان کی پیروی کرنے کے لئے ان کی سیرت پر مُشْتَمِل کتب کا مُطالَعہ بھی ضروری ہے۔(مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے ؟، ص۳۳)☆امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب تم کوئی علم حاصل کرنے لگو یا مُطالَعہ کرنا چاہو تو بہتر ہے کہ تمہارا عِلْم ومُطالَعہ نفس کو پاک کرنے اور دل کی اصلاح کا باعث ہو۔(مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے ؟، ص۳۲)☆قوتِ حافظہ کے لئے جہاں اور دوائیں استعمال اور وظائف کئے جاتے ہیں وہیں ایک دوا مُطالَعہ بھی ہے۔(مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے ؟، ص۳۶)☆کوشش کیجئے کہ کتاب ہر وَقْت ساتھ رہے کہ جہاں موقع ملے کچھ نہ کچھ مُطالَعہ کرلیا جائے اور کتاب کی صحبت بھی ملے۔(مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے ؟، ص۳۶)☆مُطالَعہ کرنے کے بعد تمام مطالعے کو اِبتدا سے اِنتہا تک سرسری نظر سے دیکھا جائے اور اس کا ایک خلاصہ اپنے ذہن میں نقش کرلیا جائے۔(مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے ؟، ص۱۱۲)☆اپنا اِحْتِساب کرنا بھی فائدہ مند ہے کہ مجھے اس مطالعے سے کیا حاصل ہوا اور کون سا مواد ذہن نشین ہوا اور کون سا نہیں۔(مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے ؟، ص۱۱۲)☆کسی بات کو یاد کرنے کے لیے آنکھیں بند کرکے یادداشت پر زور دینا مفید ہے۔(مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے ؟، ص۱۱۷)☆جو مُطالَعہ کریں اُسے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ اپنے گھر والوں اور دوستوں سے بیان کریں اس طرح بھی معلومات کا ذخیرہ کافی مدّت تک دماغ میں محفوظ رہے گا۔(مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے ؟، ص۱۱۲)☆جو کچھ پڑھیں اس کی دہرائی (Repeat) کرتے رہیے۔(مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے ؟، ص۱۱۲)☆امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مَدَنی مذاکروں میں عِلْمِ دین کے رنگ برنگے مَدَنی پھول ارشاد فرماتے ہیں، ان مَدَنی مذاکروں کی بَرَکت سے اپنے عِلْم پر عمل کرنے، اسے دوسروں تک پہنچانے اور مزید مُطالَعہ کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔(مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے ؟، ص۱۱۵) **(13 جون 2019ء ہفتہ وار اجتماع – بیرون ملک)**

----

www.farzuloom.net

(03): ”حدیثِ پاک کے متعلق مَدَنی پھول“

☆ہر انسان پر حُضور عَلَیْہِ السَّلَام کی اِطاعت فَرض ہے اور یہ اِطاعت بغیر حدیث و سُنّت جانے ناممکن ہے۔(مرآۃالمناجیح،۱/۹)☆اَحادیث سے اِنکار کے بعد قرآن پر اِیمان کا دعویٰ باطِل محض ہے۔(نزہۃالقاری،۱/۶۳)☆جب تک یہ معلوم نہ ہوجائے کہ یہ واقعی حدیث مبارکہ ہے،اُس وَقْت تک بَیان نہ کریں۔(فیضانِ فاروق اعظم،۲/۴۵۱)☆آقاعَلَیْہِ السَّلَام کا فرمان ہے:جب تک تمہیں یقینی عِلْم نہ ہو میری طرف سے حدیث بیان کرنے سے بچو،جس نے جان بوجھ کر میری طرف جھوٹ منسوب کیا اُسے چاہئے کہ وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے۔(ترمذی، کتاب تفسیر القرآن عن رسول اللہ،باب ماجاء فی الذی۔۔۔الخ،۴/۴۳۹،حدیث:۲۹۶۰)☆ایس ایم ایس(SMS)کے ذریعے بغیر حوالے کے کوئی بھی حدیث آگے نہ بھیجیں جب تک کسی سُنّی درست عقیدے والے مفتی صاحب یا کسی سُنّی عالِم دین سے تصدیق نہ کروالیں۔(فیضان فاروق اعظم،۲/۴۴۰)

(30مئی 2019ءہفتہ وار اجتماع–بیرون ملک)

---

(04): ”علم سیکھنے والے کیلئے مدنی پھول“

☆عِلْم خزانہ ہے اور سُوال کرنا اس کی چابی ہے۔(فردوس الاخبار،۲/۸۰، حدیث:۴۰۱۱)☆عِلْم سیکھنے کے لئے سُوال پوچھنے سے شرمانا نہیں چاہئے۔(اعرابی کے سوالات اور عربی آقا کے جوابات،ص۸)☆خوشامد کرنا مؤمن کے اخلاق میں سے نہیں ہے مگر عِلْم حاصل کرنے کے لئے خوشامد کرسکتا ہے۔(شعب الایمان،باب فی حفظ اللسان،۴/۲۲۴،حدیث:۴۸۶۳)☆ایسے سُوالات کرنے سے بھی بچا جائے جس کا دنیاوی یا اُخروی فائدہ نہ ہو۔(اعرابی کے سوالات اور عربی آقا کے جوابات،ص۹)☆عِلْم حاصل کرنے کے بعد اسے بیان نہ کرنے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے جو خزانہ جمع کرتا ہے پھر اس میں سے کچھ بھی خرچ نہیں کرتا۔(معجم اوسط،۱/۲۰۴،حدیث ۶۸۹)☆جب کسی عالِم دین سے کوئی سُوال کرنا ہو تو ادباً اس سے سُوال پوچھنے کی اجازت طلب کرلی جائے۔(اعرابی کے سوالات اور عربی آقا کے جوابات،ص۶)☆عِلْم میں زیادتی تلاش سے اور آگاہی سُوال سے ہوتی ہے تو جس کا تمہیں عِلْم نہیں اس کے

www.farzuloom.net

بارے میں جانو اور جو کچھ جانتے ہو اس پر عمل کرو۔(جامع بیان العلم وفضله، ۱/۱۲۲، حدیث:۴۰۲)☆عِلْم حاصل کرنے کیلئے بہترین وَقت ابتدائی جوانی، سَحَری کا وَقْت اور مغرب وعشاء کے درمیان کا وَقْت ہے۔ لیکن یہ بات تو افضلیت کی تھی مگر ایک طالبِ عِلْم دین کو تو ہر وَقْت تحصیلِ عِلْم میں مشغول رہنا چاہیے۔(راہِ علم، ص۷۳) ☆طالبِ عِلْم کو لڑائی جھگڑے سے بھی گریز کرنا چاہیے کیونکہ جھگڑا اور فساد وَقْت کو ضائع کر کے رکھ دیتا ہے۔(راہِ علم، ص۷۴)☆طالبِ عِلْم کو راہِ عِلْمِ دین میں آنے والی مصیبتوں اور ذلتوں کو بھی ہنسی خوشی برداشت کرنا چاہیے۔(ایضاً، ص۸۰)☆طالبِ عِلْم جتنا زیادہ پرہیز گار ہوتا ہے اس کا عِلْم بھی اسی قدر فائدہ دینے والا ہوتا ہے۔(ایضاً، ص۸۱)☆طالبِ عِلْم کو چاہیے کہ ہر وَقْت کتابیں اپنے ساتھ رکھے تاکہ وَقْتِ فُرصت ان کا مطالعہ کیا جاسکے۔(ایضاً، ص۸۵)**(20جون2019ءہفتہ وار اجتماع–بیرون ملک)**

----

(05): ”مَزارات پر حاضری کے آداب“

(اگر کوئی شَخْص اللہ پاک کے ولی کے مَزار شریف یا) کسی بھی مُسلمان کی قَبْر کی زِیارت کو جانا چاہے تو مُستَحَب یہ ہے کہ پہلے اپنے مَکان پر (غیر مکروہ وَقْت میں) دو(2) رَکعت نَفْل پڑھے، ہر رَکعت میں **سُوْرَۃُ الْفَاتِحَه** کے بعد ایک بار **اٰیَۃُ الْکُرْسِی** اور تین(3) بار **سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص** پڑھے اور اس نَماز کا ثَواب صاحبِ قَبْر کو پہنچائے، اللہ کریم اُس فَوت شُدہ بندے کی قَبْر میں نُور پیدا کرے گا اور اِس (ثَواب پہنچانے والے) شَخْص کو بہُت زِیادہ ثَواب عَطا فرمائے گا۔(فتاویٰ عالمگیری، ۵/۳۵۰) پھر اچھی اچھی نیتیں کرنے کے بعد مَزارات کی طرف روانہ ہو اور (زائر یعنی زِیارت کرنے والے کو چاہیے کہ اولیائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْھِم اجمعین کے) مَزاراتِ طَیِّبات پر حاضِر ہونے میں پائنتی (پا۔ئِن۔تی۔یعنی قدموں) کی طرف سے جائے اور کم از کم چار(4) ہاتھ کے فاصِلہ پر مُواجَہہ میں (یعنی چہرے کے سامنے) کھڑا ہو اور مُتَوَسّط (یعنی درمِیانی) آواز میں (اِس طرح) سَلام عَرْض کرے: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِیْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ، پھر ”**دُرُودِ غَوْثِیہ** “تین(3) بار، **اَلْحَمْد** شریف ایک بار، اٰیَۃُ الْکُرْسِی ایک بار، **سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص** سات(7) بار، پھر ”**دُرُودِ غَوْثِیہ**“سات(7) بار، اور وَقْت فُرصت دے تو سُوْرَۂ یٰسٓ اور **سورۂ مُلک** بھی پڑھ کر اللہ کریم سے دُعا

کرے کہ الٰہی! اِس قِراءَت پر مجھے اِتنا ثواب دے جو تیرے کرم کے قابِل ہے، نہ اُتنا جو میرے عَمَل کے قابِل ہے اور اسے میری طرف سے اِس بندۂ مَقبول کو نَذْر پہنچا۔ پھر اپنا جو مطلب، جائز (اور) شرعی ہو، اُس کے لیے دُعا کرے اور صاحبِ مزار کی رُوح کو اللہ پاک کی بارگاہ میں اپنا وسیلہ قرار دے، پھر اُسی طرح سَلام کرکے واپَس آئے۔(فتاویٰ رضویہ، ص۹/۵۲۲) حاضری کے آداب کا خیال رکھتے ہوئے رضائے الٰہی کے لئے مزار پر حاضری دیجئے حتَّی المقدُور باوُضو رہیے حاضری کے لئے جاتے ہوئے باوضو ہو کر جائیے اور ذِکرو دُرُود سے اپنی زبان تَر رکھئے۔(مزاراتِ اولیا کی حکایات، ص۷)(27 ستمبر 2018ء ہفتہ وار اجتماع – بیرون ملک)

---

(06): ”سفر کرنے کی سنتیں اور آداب“

☆آئینہ، سُرمہ، کنگھا، مسواک ساتھ رکھے کہ سُنّت ہے۔(بہار شریعت، حصہ ۱،۶/۱۰۵۱)☆راستے کی چڑھائی کی طرف یا سیڑھیوں پر چڑھتے ہوئے، بس وغیرہ جب سڑک کی اُونچی جانِب جارہی ہو تو ”اَللّٰہُ اَکْبَر“ اور سیڑھیوں یا نیچے کی طرف اُترتے ہوئے **سُبْحٰنَ اللّٰہ** کہئے ☆منزل پر اُترتے وقت یہ پڑھئے: **اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّمَا خَلَقَ** ترجَمہ: میں اللہ کریم کے کامل کلمات کے واسطے سے ساری مخلوق کے شَر سے پناہ مانگتا ہوں۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ ہر نقصان سے بچے گا۔(الحِصنُ الحَصین، ص ۸۲)☆دورانِ سفر بھی نَماز میں ہرگز کوتاہی نہ ہو، ☆راستے میں بس خراب ہوجائے تو ڈرائیور یا مالِکان بس وغیرہ کو کوسنے اور بک بک کرکے اپنی آخِرت داؤ پر لگانے کے بجائے صَبر سے کام لیجئے اور جنَّت کی طلب میں ذِکر و دُرُود میں مشغول ہو جائیے ☆رَش کے موقع پر کسی کمزور یا مریض کو دیکھیں تو ثواب کی نِیَّت سے اُس کو بس وغیرہ میں اِصرار کرکے اپنی سیٹ پر بٹھا دیجئے۔

(18 اپریل 2019ء ہفتہ وار اجتماع – بیرون ملک)

---

(07): ”اچھی صحبت سے متعلق بقیہ فوائد اور اس کی برکات“

☆حدیث شریف میں فرمایا گیا: بڑوں کی صحبت میں بیٹھا کرو اور عُلَما سے باتیں پوچھا کرو اور عقلمندوں سے میل

www.farzuloom.net

جول رکھو۔(معجم کبیر، ۲۲/ ۱۲۵، حدیث:۳۲۴)☆اچھا ساتھی وہ ہے جس کے دیکھنے سے تمہیں خدا پاک یاد آئے اور اس کی گفتگو سے تمہارے عمل میں زیادتی ہو اور اس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔(جامع صغیر، حرف الخاء، حدیث:۴۰۶۳، ص۲۴۷)☆اچھے دوست کا ساتھ نہ صرف دنیا میں فائدہ دیتا ہے بلکہ قبر میں بھی نیک شخص کی صحبت فائدہ پہنچاتی ہے۔(اچھے ماحول کی برکتیں، ص۳۳)☆عمل کرنے کا وہ اعلیٰ جذبہ جو ایک پاکیزہ ماحول کی صحبت سے ملتا ہے وہ دوسری طرح ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔(ایضا، ص۲۱)☆ایسا ماحول بنانا چاہیے، جس میں شریک تمام اسلامی بھائیوں کا اُٹھنا بیٹھنا آپس میں ملاقات کرنا اور ایک دوسرے سے مَحَبَّت رکھنا صرف اللہ پاک کی رضا کے لئے ہو۔(ایضا، ص۲۵)☆اچھے ماحول سے اچھی صُحبت نصیب ہوتی ہے۔(ایضا، ص۱۶)☆اچھے ماحول سے وابستہ ہونے پر ظاہر و باطن کی اصلاح ہوتی ہے۔(ایضا، ص۱۶)☆بُرے ماحول کو اپنانے والے افراد اپنی عزت اور حیثیت کو کھو دیتے ہیں۔(ایضا، ص۲۶)☆حضرت مالک بن دینار رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے فرمایا: جس بھائی یا ساتھی کی صحبت تمہیں دینی فائدہ نہ پہنچائے تم اس کی صحبت سے بچو تاکہ تم محفوظ و سلامت رہو۔(کشف المحجوب، باب الصحبة و مایتعلق بها، ص ۳۷۴)☆عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول عبادات و معاملات کی نگرانی اور سُنّتوں کی حفاظت کا جذبہ پیدا کرنے والی تحریک ہے، ☆دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ اور نیک ماحول سے وابستہ ہونا دنیا و آخرت کی سعادت کا ذریعہ ہے۔

(5 ستمبر 2019ء ہفتہ وار اجتماع – بیرون ملک)

---

(08): ”خوشبو لگانے کی سُنّتیں اور آداب“

☆نَماز میں ربّ کریم سے مُناجات ہے تو اس کے لئے زینت کرنا عطر لگانا مُستَحب ہے۔(نیکی کی دعوت، ص۲۰۷)☆آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ہمیشہ عمدہ خوشبو استعمال کرتے اور اسی کی دوسرے لوگوں کو بھی تلقین فرماتے۔(سنتیں اور آداب ص۸۳)☆ناخوشگوار بو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ناپسند فرماتے ۔(سنتیں اور آداب ص۸۳)☆مَردوں کو اپنے لباس پر ایسی خوشبو استعمال کرنی چاہیے جس کی خوشبو پھیلے مگر رنگ کے دھبے وغیرہ نظر نہ آئیں۔(سنتیں اور آداب ص۸۵)☆عورتوں کے لئے مہک کی ممانعت اس صورت میں ہے جبکہ وہ خوشبو

www.farzuloom.net

اجنبی مردوں تک پہنچے، اگر وہ گھر میں عطر لگائیں جس کی خوشبو خاوند، اولاد یا ماں باپ تک ہی پہنچے تو حرج نہیں۔(سنتیں اور آداب ص ۸۵)☆اسلامی بہنوں کو ایسی خوشبو نہیں لگانی چاہیے جس کی خوشبو اُڑ کر غیر مردوں تک پہنچ جائے۔(سنتیں اور آداب ص ۸۶)☆سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عادتِ کریمہ تھی کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "مشک" سرِ اقدس کے مقدس بالوں اور داڑھی مبارک میں لگاتے۔(سنتیں اور آداب ص ۸۳)☆ائیر فریشنر کے استعمال سے اجتناب کرنا چاہیے۔(سنتیں اور آداب ص ۸۴)

(28نومبر2019ءہفتہ وار اجتماع–بیرون ملک)

---

(09): "نام رکھنے کے آداب اور اس کی برکات"

☆عَبْدُ الْمُصْطَفٰی، عَبْدُ النَّبِی اور عَبْدُ الرَّسُول نام رکھنا بالکل جائز ہے کہ اس سے شرفِ نسبت (نسبت سے بَرَکت حاصل کرنا) مقصود ہے۔ عبد کے دو معانی ہیں، بندہ اور غلام، اس لئے یہ نام رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ غلام محمد، غلام صِدّیق، غلام فاروق، غلام علی، غلام حُسَین وغیرہ نام رکھنا جن میں غلام کی نسبت انبیاء (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) و صالحین (نیک بندوں) کی طرف کی گئی ہو، بالکل جائز ہے۔(بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۲۱۳، ماخوذاً)☆محمد بخش، احمد بخش، پیر بخش اور اسی قسم کے دوسرے نام رکھنا جس میں نبی یا ولی کے نام کے ساتھ بخش کا لفظ ملایا گیا ہو، بالکل جائز ہے۔(بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۲۱۴)☆طٰہٰ، یٰسین نام بھی نہ رکھے جائیں کہ یہ الفاظ مُقَطَّعَاتِ قُرآنیہ میں سے ہیں جن کے معانی معلوم نہیں۔(بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۲۱۳)☆جو نام بُرے ہوں اُنہیں بدل کر اچھے نام رکھنے چاہئیں۔(بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۲۱۳) **(24اکتوبر2019ءہفتہ وار اجتماع–بیرون ملک)**

---

(10): "عقیقے کی سنتیں اور آداب"

☆لڑکے کے عقیقے میں دو بکرے اور لڑکی میں ایک بکری ذبح کی جائے یعنی لڑکے میں نَر جانور اور لڑکی میں مادہ مُناسِب ہے۔ اور لڑکے کے عقیقے میں بکریاں اور لڑکی میں بکرا کیا جب بھی حَرَج نہیں (بہار

www.farzuloom.net

شریعت،۳/۳۵۷)☆قربانی کے اُونٹ وغیرہ میں عقیقے کی شرکت ہوسکتی ہے۔☆عقیقہ فرض یاواجب نہیں ہے صرف سنّتِ مستحبَّہ ہے،(اگر گنجائش ہو تو ضرور کرناچاہئے، نہ کرے تو گناہ نہیں البتّہ عقیقے کے ثواب سے محرومی ہے)غریب آدمی کو ہرگز جائز نہیں کہ سُودی قرضہ لے کر عَقیقہ کرے۔(اسلامی زندگی ص۲۷)☆بچّہ اگر ساتویں دن سے پہلے ہی مر گیا تو اُس کا عقیقہ نہ کرنے سے کوئی اثر اُس کی شَفاعت وغیرہ پر نہیں کہ وہ وقتِ عَقیقہ آنے سے پہلے ہی گزر گیا۔ہاں جس بچّے نے عقیقے کا وَقت پایا یعنی سات دن کا ہو گیا اور بِلا عُذر باوَصفِ استِطاعت (یعنی طاقت ہونے کے باوُجود) اُس کا عقیقہ نہ کیا اُس کے لیے یہ آیا ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کی شَفاعت نہ کرنے پائے گا۔(فتاوٰی رضویہ ج۲۰ص۵۹۶)☆عقیقہ ولادت کے ساتویں روز سنّت ہے اور یِہی افضل ہے،ورنہ چودھویں،ورنہ اکّیسویں دن۔(فتاوٰی رضویہ ج۲۰ص۵۸۶)☆عقیقے کا جانور اُنھیں شرائط کے ساتھ ہونا چاہیے جیسا قربانی کے لیے ہوتا ہے۔اُس کا گوشت فُقَرا اور عزیز و قریب دوست واَحباب کو کچّا تقسیم کر دیا جائے یا پکا کر دیا جائے یا اُن کو بطورِ ضِیافت و دعوت کِھلایا جائے یہ سب صورَتیں جائز ہیں۔(بہارِ شریعت ج۳ص۳۵۷)☆اگر ساتویں دن نہ کر سکیں تو جب چاہیں کرسکتے ہیں، سنّت ادا ہوجائے گی۔(بہارِ شریعت ج۳ص۳۵۶)☆جس کا عقیقہ نہ ہوا ہو وہ جوانی، بُڑھاپے میں بھی اپنا عقیقہ کر سکتا ہے۔(فتاوٰی رضویہ ج۲۰ص۵۸۸)☆رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اعلانِ نبوت کے بعد خود اپنا عقیقہ کیا۔(مُصَنَّف عبدالرزاق ج۴ ص۲۵۴ حدیث۷۴ ۲۱)

(25اکتوبر2018ءہفتہ وار اجتماع – بیرون ملک)

---

(11): ”تعزیت کرنے کے مدنی پھول“

☆تعزیت کا وقت موت سے تین دن تک ہے، اس کے بعد مکروہ ہے کہ غم تازہ ہو گا مگر جب تعزیت کرنے والا یا جس کی تعزیت کی جائے وہاں موجود نہ ہو یا موجود ہے مگر اُسے علم نہیں تو بعد میں حرج نہیں۔(جوهرة نيرة، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ص ۱۴۱)☆مستحب یہ ہے کہ میّت کے تمام اقارب(قریبی رشتے داروں)سے تعزیت کریں، چھوٹے بڑے مرد و عورت سب سے مگر عورت سے اُس کے محارم ہی تعزیت کریں۔(بہار

شریعت،۱/۸۵۲)☆تعزیت میں یہ کہے، اللہ پاک آپ کو صَبرِ جمیل عطا فرمائے اور اس مصیبت پر (صبر کرنے کے بدلے) اجرِ عظیم عطا فرمائے اور اللہ پاک مرحوم کی مغفرت فرمائے۔☆سوگ کے ایام گزر جانے کے باوجود عید آنے پر میت کا سوگ (غم کرنا) یا سوگ کے سبب عمدہ لباس نہ پہننا ناجائز وگناہ ہے۔ البتہ ویسے ہی کوئی عمدہ لباس نہ پہنے تو گناہ نہیں۔☆نوحہ یعنی میت کے اوصاف مبالغے کے ساتھ (یعنی بڑھا چڑھا کر) بیان کر کے آواز سے رونا جس کو **"بَیْن"** کہتے ہیں، حرام ہے۔(بہار شریعت،۱/۸۵۴ملتقطاً)☆اَطِبَّاء (یعنی طبیب حضرات) کہتے ہیں کہ (جو اپنے عزیز کی موت پر سخت صدمے سے دوچار ہو اس کے) میت پر بالکل نہ رونے سے سخت بیماری پیدا ہو جاتی ہے، آنسو بہنے سے دل کی گرمی نکل جاتی ہے، اس لئے اس (بغیر نوحہ) رونے سے ہرگز منع نہ کیا جائے۔(مرآۃ المناجیح،۲/۵۰۱)

(8نومبر2018ءہفتہ وار اجتماع–بیرون ملک)

----

(12): "اذان دینے کے فضائل"

☆اگر کوئی شخص شہر کے اندر گھر میں نماز پڑھے تو وہاں کی مسجِد کی اذان اس کیلئے کافی ہے مگر اذان کہہ لینا مُستَحَب ہے۔(رَدُّالْمُحتار،۲/۷۸،۶۲)☆وَقت شُروع ہونے کے بعد اذان کہئے، اگر وَقت سے پہلے کہہ دی یا وَقت سے پہلے شُروع کی اور دورانِ اذان وَقت آ گیا تو دونوں صورَتوں میں اذان دوبارہ کہئے۔(ھدایۃ،۱/۴۵)☆خواتین اپنی نَماز ادا پڑھتی ہوں یا قضا اس میں ان کیلئے اذان واِقامت کہنا مکروہ ہے۔(دُرِّمُختار،۲/۷۲)☆سمجھدار بچّہ بھی اذان دے سکتا ہے۔(دُرِّمُختار،۲/۷۵)☆بے وُضُو کی اذان صحیح ہے مگر بے وُضُو کا اذان کہنا مکروہ ہے۔(قانون شریعت،ص۱۵۸)☆اذان میں اُنگلیاں کان میں رکھنا مسنون و مُستَحَب ہے مگر ہِلانا اور گھمانا حرکتِ فُضول ہے۔(فتاویٰ رضویہ،۵/۳۷۳)☆فَجر کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے بعد اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم کہنا مُستَحَب ہے۔(دُرِّمُختار،۲/۶۷) اگر نہ کہا جب بھی اذان ہو جائے گی۔(قانون شریعت ص۱۵۷)

(19 دسمبر 2019ء ہفتہ وار اجتماع – بیرون ملک)